توکل اور اس کے فوائد

تحریر و ترتیب: عتیق الرحمٰن

الحمد للہ رب العالمین و العاقبتہ للمتقین و الصلوۃ و السلام علی اشرف الانبیاء المرسلین و بعد۔ فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

"انما المئومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم و اذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا و علی ربھم یتوکلون۔ الذین یقیمون الصلاۃ و مما رزقناھم ینفقون۔ اولئک ھم المئومنون حقا" لھم درجت عند ربھم و مغفرۃ و رزق کریم"

ترجمہ:۔ ایماندار تو وہی لوگ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور بڑھادیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں جو نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور ہم نے جو ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ پکے ایماندار ہیں ان کیلئے (رحمت اور فضل یا جنت کے) درجے ہیں ان کے مالک کے پاس اور (گناہوں کی) بخشش اور عزت کی روزی۔

حقیقی مومن کے اوصاف:۔

مذکورہ آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک سچے، پکے، صحیح اور حقیقی ایماندار کی نشانیوں کا تذکرہ فرمایا ہے کہ جو انسان ان اوصاف سے متصف ہوگا اسے کتاب عظیم قرآن مجید کی جانب سے حقیقی مومن ہونے کا سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے وہ اوصاف مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)..... اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یاد سے دل کا لرز جانا اور دہل جانا۔

(۲)..... تلاوت قرآن کے سماع سے ایمان میں اضافہ ہونا۔

(۳)..... اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ کرنا۔

(۴)..... نماز قائم کرنا۔

(۵)..... اللہ کے دیئے ہوئے مال سے خرچ کرنا۔

حقیقی مومن کا واقعہ:۔

حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حارث! صبح کیسی گذری؟ حارث نے کہا ایک مومن حقیقی کی حیثیت سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوب سمجھ کر کہو ہر شے کی ایک حقیقت ہوا کرتی ہے' تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے بتاؤ تو سہی؟ تو حارث نے کہا: کہ دنیا کی محبت سے میں نے روگردانی کرلی ہے' راتوں کو جاگ کر عبادت کرتا ہوں' دن کو روزے کے سبب پیاسا رہتا ہوں اور اپنے آپ کو یوں پاتا ہوں کہ میرے سامنے رب تعالیٰ کا عرش کھلا ہوا ہے اور گویا میں اہل جنت کو باہم ملاقاتیں کرتا دیکھتا ہوں اور اہل دوزخ کو گرفتار بلا دیکھ رہا ہوں۔ حضرت نے فرمایا ہاں اے حارث! تم حقیقت ایمان تک پہنچ چکے ہو۔ (ابن کثیر ۲ / ۷۳)

حضرت عبداللہ بن عباس کا فرمان:۔

آپ ؓ فرماتے ہیں کہ توکل سے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کے مصائب و تکالیف سے نجات فرمادیں گے۔ (ابن کثیر ۵ / ۷۶)

توکل کیا ہے؟:۔

اسباب و ذرائع کو ترک کرنے کا نام توکل نہیں ہے بلکہ اسباب و ذرائع کو اختیار کرتے ہوئے نتیجے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے کا نام توکل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسی پر قناعت کرتے ہوئے اس کی حرام کردہ چیزوں (دھوکہ و فراڈ' چور بازاری' کم تولنا' کم ماپنا' رشوت اور سود وغیرہ) سے بچنے کا نام توکل ہے۔

مثال کے طور پر ایک آدمی جس کی معیشت کا انحصار اس کی روز مرہ کی مزدوری پر ہے بڑی مشکل سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہے کرائے کے مکان میں رہتا ہے کہنے والا کہتا ہے مجھ سے سود پر رقم لے لو یا بینک سے قرضہ لے لو اپنا کاروبار چلاؤ' اپنے لئے اپنا ذاتی مکان خرید لو وغیرہ وغیرہ۔

اب اسے یہ بھی معلوم ہے کہ اگر ایک دو لاکھ قرضہ لے لوں تو میری اور میرے بچوں کی زندگی کی کایا پلٹ سکتی ہے ہم اچھا کھا سکتے ہیں' اچھا پی سکتے ہیں' اپنے ذاتی مکان میں رہ سکتے ہیں ہمارے پاس بھی کار ہو سکتی ہے' سارے مفاد پیش نظر ہیں لیکن وہ حقیقی ایماندار ہے کیا کہتا ہے' کہتا ہے کہ نفع و نقصان اور اچھی گزران کا مالک اللہ تعالیٰ ہے نہ کہ قرضہ مجھے بھوکا اور پیاسا مرجانا گوارا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ شئے کا استعمال گوارا نہیں ہے۔ اس چیز کا نام توکل ہے۔

انسان اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حلال سمجھے اور حرام کردہ اشیاء کو حرام سمجھتے ہوئے حلال چیزوں کے حصول کیلئے حلال ذرائع استعمال کرے اور نتائج کو اللہ کے حوالے کردے اسی چیز کا نام توکل ہے۔

توکل کو اختیار کرنے کا مطلب رزق میں فراوانی:۔

اگر کوئی انسان توکل کو اختیار کرتا ہے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے بے شمار انعامات ہیں فرمایا۔

"و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ "(طلاق' ۳)

ترجمہ:۔

اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے (ہر آفت میں) اس کیلئے ایک راستہ نکال دیتا ہے اور اس کو وہاں سے روزی پہنچاتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو پس وہ اس کو کافی ہے۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر تغدوا خماصا و تروح بطانا" (ترمذی)

ترجمہ:۔ اگر تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو جس طرح بھروسہ رکھنے کا حق ہے تو وہ تمہیں

رزق دے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ وہ صبح خالی پیٹ ہوتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر واپس پلٹتے ہیں۔

توکل اختیار کرنے کا مطلب دنیا والوں سے بے نیازی:۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور آپ غار ثور میں موجود ہیں۔ مشرکین مکہ آپ دونوں کو تلاش کرتے ہوئے غار کے منہ پر پہنچ چکے ہیں تو اس وقت حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں۔

"نظرت الی اقدام المشرکین و نحن فی الغار و هم علی رووسنا۔ قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدهم نظر تحت قدمیہ لا بصرنا فقال ماظنک یا ابا بکر باثنین اللہ ثالثهما" (متفق علیہ)

ترجمہ:۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کہتے ہیں کہ میں نے مشرکوں کے قدموں کی جانب دیکھا جس وقت ہم غار میں تھے اور وہ ہمارے سروں پر تھے میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر مشرکین میں سے کوئی ایک اپنے پاؤں کی جانب دیکھ لے تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تیرا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا ان کا خدا ہے۔

گویا یہ واقعہ ہمیں درس عبرت دے رہا ہے کہ اگر انسان تنگدستی و خوشحالی پریشانی و آسانی کو من جانب اللہ سمجھتا ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس کا بال بھی ٹیڑھا نہیں کر سکتی۔

توکل اختیار کرنے کا مطلب جنت کا حصول ہے:۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہونگے۔ ان کی وضاحت میں فرمایا کہ وہ کون لوگ ہیں۔

"هم الذین لا یرقون و لا یسترقون و لا یتطیرون و علی ربهم یتوکلون"

باقی صفحہ ۱۳ پر